سوال

(139) بکریوں کے باڑے میں نماز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ جبکہ مینگنیاں پڑی ہوں اور بچھانے کے لیے کچھ بھی نہ ہو۔ انخوکم سعدات

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح یہی ہے کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر اور ان کی مینگنیاں پاک ہیں اور نماز اس پر جائز ہے دلائل یہ ہیں۔

اول: ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ ترمذی (1 81) (برقم: 348) المشکوۃ (1 21)۔

جب نبی ﷺ نے بکریوں کے باڑے میں نماز جائز فرمادی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کا پیشاب اور مینگنیاں پاک ہیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ شیاطین ہیں۔ جب کہ نبی ﷺ نے بکریوں کے باڑے میں نماز جائز فرمادی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کا پیشاب اور مینگنیاں پاک ہیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت کی وجہ اور ہے اور وہ ہے کہ اونٹ شیطان ہیں۔

دوم: انس بن مالک سے رویت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھتے تھے مسجد بنانے سے پہلے جو کہتا ہے کہ میں نے سنا ''اس کا قائل ابو التیاح ہے وہ روایت کرتا ہے انس سے (بخاری) (1 37-61) تو یہ صریح دلیل ہے کہ آپ صحابہ کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ منقول نہیں کہ آپ کچھ بچھاتے تھے۔

سوم: امام بخاری کہتے ہیں ''یہ بات ہے اونٹوں جانورں اور بکریوں کے پیشاب اور ان کے باڑوں کے بارے میں'

ابو موسیٰ نے دار البرید میں نماز پڑھی جہاں لید پڑی تھی اور پہلو میں جنگل تھا تو انہوں نے کہا کہ (طہارت میں) یہاں اور وہاں برابر ہے (1 36) حافظ نے فتح الباری (1 267) میں کہا ہے اسے امام بخاری کے شیخ ابن نعیم نے موصول بیان کیا ہے۔ سفیان ثوری نے اپنی مسند میں موصول بیان کیا ہے۔

چہارم: ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کو تنگی کی گھڑیوں کا حال بیان کرنے کا کہا گیا تو فرمانے لگے ہم سخت گرمی میں تبوک کی طرف نکلے ایک جگہ ہم اترے تو

ہمیں سخت پیاس لگی یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا ہماری گردنیں ٹوٹ جائیں گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اونٹ کو نحر کرکے اس کا گوبر نچوڑ کر پیتا۔ اور باقی ماندہ کو

کو اپنے کلیجے پر رکھتا۔ تو ابو بکر صدیق کہنے لگے یا رسول اللہ ! ﷺ یقینا اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا میں خیر کا وعدہ کیا ہے تو آپ دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں ' کہنے لگے ہاں۔ تو دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ابھی ہاتھ واپس نہیں لوٹائے تھے کہ آسمان گرجا اور سایہ فگن ہوا پھر برسا۔ تو ان کے پاس جتنے برتن پانی کے تھے سب بھرلئے پھر ہم دیکھنے لگے تو (آسمانوں پر) کچھ نہیں پایا۔ اور لشکر گزر گیا۔ حاکم (1 159) نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد اور شیخین کی شرط پر ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی صحیحین میں ذکر نہیں کیا۔

اور یہ حدیث عجیب سنت کو متضمن ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر پانی اس جانور کے گوبر میں ملا ہو جس کا گوشت کھایا جاتا ہے ہو وہ پلید نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر وہ پلید ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کی کو جگر پر رکھنے کی اجازت نہ دیتے تاکہ پلید ہو۔

امام ذھبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

پنجم: تمام چیزوں میں اصل طہارت ہے یہاں تک کہ اس کی نجاست واضح ہو جائے ہمیں اس کی نجاست ظاہر نہ ہوئی تو یہ پاک ہے اور جو اس کے پلید ہونے کا قائل ہے تو دلیل پیش کرے جس سے اس کا نجس ہونا ثابت ہو۔

ششم: انس کی حدیث میں ہے کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے مدینہ کی آب و ہوا ان کے موافق نہ ہوئی اور حدیث میں ہے '' پیوان کا پیشاب اور دودھ '' (1 36) مسلم (2 57) اور اصحاب السنن۔ اور یہ واضح دلیل ہے ساری امت کے لیے ' اس میں کوئی تخصیص کا لفظ نہیں۔

ہفتم: وہ مشہور حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر طوف کیا اور اسے مسجد میں داخل کیا جسے زمین کے تمام قطعات پر فضیلت دی۔ یہاں تک کہ سات چکر لگائے۔ اور اسی طرح ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی سواری کی حالت میں طواف کی اجازت دی۔ بخاری (1 221) مسلم (1 413)

اور یہ بات تو معلوم ہے کہ جانوروں کی اتنی عقل نہیں ہوتی کہ تلویث رک جائے جسے پاک کرنے کا حکم ہے اگر ان کا پیشاب مینگنیاں نجس ہوتیں تو اسمیں مسجد کو پلید کرنے کا اشارہ تھا جب کہ ایسی کوئی مجبوری نہیں تھی۔

ہشتم: مدینہ میں آتا ہے جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ کہا گیا ہے یہ موقوف ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرفوع ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ضعیف ہے ' بیہقی (1 252) دار قطنی (47) مشکوۃ (1 رقم: 516)۔

نہم: ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس سجدے میں تھے تو قریش نے عقبہ ابن معیط کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جنہوں نے اونٹ نحر کیا تھا تاکہ وہ اوجڑی لا کر رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر رکھ دے جب ہو سجدے کی حالت میں ہوں اور اور وہ نماز پوری کر کے نماز سے پھرے۔ بخاری (1 37)

یہ حدیث غیر منسوخ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤ المدثر

مکہ میں نازل ہونے والی اول آیتوں میں سے ہے۔

دھم: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' لید اور ہڈی سے استنجاء مت کرو۔ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ ترمذی (1 11) نسائی (1 16) المشکوۃ (1 42)

اورایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے لیے اپنے جانوروں کا سوال کیا ۔ تومیں نے کہا ’تمہارے لیے ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے زیادہ گوشت والی ہو جائے گی ۔ اور ہر لید تمارے جانوروں کا چارہ ہوگی ۔ نبی ﷺ نے فرمایا :اس (ہڈی اورلید) کے ساتھ استنجاء مت کرو یہ تمارے جن بھائیوں کی خوراک ہے ۔ اور یہ حدیث کئی لحاظ سے دلیل ہے ۔ اول یہ کہ ہمیں مینگنی سے استنجاء سے منع فرمایاتاکہ اس کے ساتھ استنجاء کرکے ہوا سے جنوں کے لیے پلید نہ کردیں تواگروہ نجس ہوتی استنجاء کئے جانے کے بعد اور پہلے دونوں حالتوں میں پلید ہی ہوتی ۔

دوم : ۔ اگر گوبراور مینگنی پلید ہوتی تو یہ مومن قوم کے جانوروں کا چارہ نہ ہوتیں کیونکہ اس کے کھانے کے بعد ان کے جانور جلالہ بن جاتے اور جلالہ (گندگی خور) کے کھانے سے نہی وارد ہے ۔

یازدھم : اگر یہ چیزیں پلید ہوتیں تورسول اللہ ﷺ ضرور بیان کرتے کیونکہ انکا اکثر مال اونٹ اور بکریاں ہی تھے ۔ انہی کے ساتھ انکا رہن سہن اور ان کے باڑوں میں ان کا آنا جانا رہتا ہے اوران کے ساتھ ان کا ابتلاء کتے کا ان کے برتن کو جھوٹا کرنے سے کم نہ تھا اگر ان کا پشاب ومینگنی پلید ہوتے اوراس سے بدن اور کپڑا دھونا ضروری ہوتا اوران کے عدم مخالطت ضروری ہوتی اوران میں نماز منع ہوتی اور جس زمین پر یہ ہوتی اسے پاک کرنا نماز کے لیے ضروری ہوتا کیونکہ سفر میں ان کے ساتھ اوران کے باڑے میں نماز پڑھی جاتی ہے اور دودھ جس میں مینگنی گرجاتی ہے اس کا پینا حرام ہوتا اور ہاتھ کو اگر پشاب یا مینگنی کی رطوبت لگ جاتی تو دھونے کی ضرورت ہوتی اوراس کے علاوہ نجاست کے دیگر احکام نبی ﷺ ضروربیان فرماتے تاکہ اس کا حکم معلوم ہوتا اور یہ سب کچھ یا بعض ہم تک نقل ہوتا کیونکہ شریعت اور لوگوں کے لیے یہ کچھ کرنا واجب تھا جب ایسے کوئی نقل نہیں تو معلوم ہوا کہ اس کی نجاست نہیں بیان ہوئی اورعدم بیان اس کی طہارت کی دلیل ہے ۔

دوازدھم : صحابہ تابعین اوراکثر سلف کا بھی ان جانوں سے واسطہ رہا ہے ان سے دوچیزیں منقول ہیں ۔

اول : یہ قول کہ ان کے پشاب گوبر اور مینگنیاں پاک ہیں جیسے کہ عبداللہ بن مغفل سے ورایت ہے نماز پڑھتے تھے اوران کے قدموں پر لید کے اثرات ہوتے تھے اورابو موسیٰ کی روایت پہلے گزرچکی ۔ انس سے مروی بھی یہی ہے ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میری بکری میری جائے نماز میں مینگنیاں کردیتی تھی ۔ ابراھیم سے رویت ہے اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھ رہا ہو اوراسے لگی ہو تو کوئی حرج نہیں ابوجعفر الباقر ‘نافع مولیٰ ابن عمر دونوں سے روایت ہے کہ ان کی پگڑی کو اونٹ کا پشاب وغیرہ لگ جاتا تو کہتے کوئی حرج نہیں ۔

دوم : پلید نہ ہونے کا حکم لگانا اور پھر اس کے دھونے کا حکم لگانا اوراس کے صرف دھونے کا حکم کرنا اس پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ نظافت امر مرغوب ہے اور طہارت اور نظافت میں فرق معلوم ہے ۔

سیزدہم : گندم اور جو وغیرہ غلے کو کھانے کے لیے جانور پھرائے جاتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ جانور اس پشاب اور گوبر کرتے تھے اگر یہ نجس ہوتے تو وہ گندم وغیرہ کھانا حرام ہوتی ۔امام طحاوی نے (1 84) میں محمد بن علی ‘ابراہیم ‘عطاء حسن سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں ان جانوروں کے پشاب میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے کوئی حرج نہیں ۔ سوائے حسن کے وہ اسے مکرو سمجھتے ہیں ۔

اورابن مسعود کی حدیث کہ وہ نبی ﷺ کے پاس دو پتھر اورایک لید لایا تو آپ نے لید پھینک کر فرمایا کہ یہ نجس ہے (1 72) تواس کے مختلف وجوہ سے جوابات دیےگئے ہیں ۔

پہلی وجہ : یہ کہیں انسانی خشک نجاست تھی یا قضیہ معین تھا یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کسی جانور کی لید تھی جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس لیے یہ جائز نہیں کہ قطعی طور پر یہ کہا جائے کہ یہ گوشت کھائے جانیوالے جامور کی لید تھی ۔ اور ساتھ یہ بھی بات درست ہے کہ رکس کا لفظ نجاست پر دلالت نہیں کرتا ۔ کیونکہ رکس بھی مرکوس یعنی مردود ہے اور یہی رجیع کا معنیٰ ہوتا ہے ۔ اور یہ معلوم ہے کہ استنجاء لید سے کسی صورت جائز نہیں یا تو نجاست کی وجہ سے یا اس وجہ سے یہ ہمارے جنات بھائیوں کے جانوروں کا چارہ ہے ۔ پھر میں نے نیل

الاوطار(1 120) میں دیکھا حدیث میں ابن خزیمہ نے زیادہ لفظ بیان کیے ہیں۔ ''یہ گدھے کی لید تھی'' اور نسائی نے کہا رکس جنوں کا طعام تھا۔ اور اسی طرح وہ حدیث جس میں یہ لفظ وارد ہیں ''پیشاب سے بچو'' یہ عام نہیں جو ہر پیشاب پر بولا جایے بلکہ اس پر جو الف لام داخل ہے وہ عہدی ہے اور وہی اصل ہے یعنی اپنے پیشاب سے بچو اور انسانوں کے پیشاب سے بچو کیونکہ احادیث رسول ﷺ میں نہ تناقض ہوتا ہے اور نہ ہی تعارض۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتاویٰ (21 534-587) میں مزید تفصیل اور اس مسئلے کے مخالفین کے جوبات دیکھے جاسکتے ہیں۔

چہاردہم: تمام المنہ (ص:52) میں بسند صحیح یحیٰ بن الجزار سے رویت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے نماز پڑھی اوران کے پیٹ پر گوبر اور خون لگا ہوا تھا اس اونٹ کا جسے انہوں نے نحر کیا تھا اور وضوء نہیں کیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے پھر اقامت نماز ہوئی تو انہوں نے وضوء نہیں اور نماز نہیں پڑھی۔ ابن ابی شیبہ (1 392) مصنف عبدالرزاق (1 125) (رقم:459) طبرانی کبیر (9 284)۔

پانزدہم: بغوی نے جعدات (2 887- رقم:2503) میں ابو موسیٰ الاشعری سے رویت کیا ہے مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اونٹ کو نحر کروں اور میں اس کے گوبر و خون سے آلود ہو جاؤں اور پھر نماز پڑھوں اور پانی کو نہ لگاؤں۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ ہم نے یہ دلائل آپ کے لیے ذکر کر دیے اس میں غور کریں تو مسئلہ اس سے بھی کم سے ثابت ہو جائے گا۔ جبکہ اکثر متاخرین مسائل اپنے آراء اور قیاس جو آپس میں متعارض ہوتے ہیں ثابت کرتے ہیں۔۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص320

محدث فتویٰ